پیش رفت

مرکزی انجمن خُدّام القرآن لاہور کا

۲۳واں سالانہ اجلاس عام

ایک اجمالی رپورٹ

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کا ۲۳واں سالانہ اجلاس عام مورخہ ۲۱/ اپریل ۹۵ء بروز جمعتہ المبارک صبح 10 بجے قرآن آڈیٹوریم 'اتاترک بلاک' نیو گارڈن ٹاؤن لاہور میں زیر صدارت صدر مؤسس جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب منعقد ہوا۔۔۔اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کے آغاز سے قبل حسب پروگرام 'حاضرین کی چائے اور snacks سے تواضع کی گئی۔۔۔ ٹھیک دس بج کر پینتیس منٹ پر حافظ عاکف سعید صاحب نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت سے کارروائی کا آغاز کیا۔ بعدہٗ معتمدِ انجمن ڈاکٹر عارف رشید صاحب نے ابتدائی کلمات کے ساتھ حاضرین کو خوش آمدید کہا اور گزشتہ سال یعنی سال ۹۴ء کے سالانہ اجلاس کی کارروائی پڑھ کر سنائی۔۔۔ اراکین انجمن کی طرف سے صحت تحریر کی تصدیق کے بعد جناب صدر مؤسس نے روداد کی توثیق فرمادی۔

ایجنڈے کے مطابق اگلا پروگرام ناظم اعلیٰ جناب سراج الحق سید صاحب کے ذمے تھا۔ انہوں نے ۱۹۹۴ء کی رپورٹ میں سے کارہائے نمایاں (hightlights) بیان کئے۔ موصوف نے حاضرین کا ذاتی طور پر شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اس اجلاس میں شرکت کے لئے وقت نکالا۔ جو حضرات تشریف نہیں لا سکے ان میں سے خصوصیت سے جناب اقتدار احمد صاحب کا' جو انجمن کے مؤسسین میں سے ہیں' ذکر فرمایا کہ وہ گزشتہ دو تین ماہ سے علیل ہیں' حاضرین سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کی۔۔۔ جناب ناظم اعلیٰ نے فرمایا کہ دستور میں جو ضروری ترامیم کرنا تھیں وہ کرلی گئی ہیں' تمام حاضرین یہاں سے نیا طبع شدہ دستور اپنے

ساتھ لیتے جائیں۔

اس کے بعد ناظم اعلیٰ نے اراکین انجمن کے دسمبر ۹۴ء کے اعداد و شمار پیش کیے اور ان کا ۹۳ء سے تقابلی جائزہ بھی حاضرین کے سامنے رکھا۔ مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کے ضمن میں ناظم اعلیٰ نے اکیڈمک ونگ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ شعبہ انجمن کی کتب اور جرائد کی اشاعت کا ذمہ دار ہے۔ ۹۴ء میں چھ نئی کتب شائع کی گئی ہیں جن میں سے خصوصیت سے دو کتابیں قابل ذکر ہیں۔(۱) برعظیم پاک و ہند میں اسلام کے انقلابی فکر کی تجدید و تعمیل اور اس سے انحراف کی راہیں (۲) "منشورِ اسلام" کے نام سے ڈاکٹر رفیع الدین مرحوم کی کتاب Manifesto of Islam کا ترجمہ جس کے مترجم ہیں : ڈاکٹر ابصار احمد صاحب۔ ناظم اعلیٰ نے خصوصیت کے ساتھ شعبہ حفظ القرآن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سال ۹۴ء میں کل ۲۳ طلباء نے حفظ کی تکمیل کی اور سب سے کم عرصہ میں ایک طالب علم نے کل نو ماہ میں حفظ مکمل کیا۔ سالانہ رپورٹ برائے سال ۱۹۹۴ء میں سے مکتبہ 'شعبہ سمع و بصر' قرآن کالج اور کالج ہاسٹل' شعبہ خط و کتابت کورس اور ایڈمنسٹریشن کے شعبہ کا اختصار کے ساتھ ذکر فرمایا اور ان سب کی کارکردگی کو سراہا۔

۹۴ء کے دوران ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کے داخلوں کا ذکر خصوصیت کے ساتھ کرتے ہوئے فرمایا کہ سال ۹۴ء میں کُل ۷۴ مرد حضرات اور ۱۲ خواتین نے اس کورس میں داخلہ لیا۔۔۔ اور یہ کورس بڑی کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ ایف اے سال اول کے داخلے بھی بہت حوصلہ افزا رہے۔ کالج کی تاریخ میں پہلی بار طلباء کی تعداد سو سے متجاوز ہوئی۔ سال گزشتہ میں کمپیوٹر کلاسز کا اجرا بھی کیا گیا۔۔۔ شعبہ اکاؤنٹس کا ذکر کرتے ہوئے ناظم اعلیٰ نے انجمن کے external auditors رحمان سرفراز اینڈ کمپنی کا خصوصی طور پر ذکر فرمایا کہ ہم ان کے ممنون احسان ہیں کہ وہ انجمن کا آڈٹ اعزازی طور پر اور بروقت کرتے ہیں۔

محترم سید صاحب نے حاضرین کو بتایا کہ سال ۹۴ء میں شہر لاہور میں کل پانچ بزم ہائے خدام القرآن قائم کی گئیں۔ اس شعبہ کے روح رواں ڈاکٹر نسیم الدین خواجہ صاحب ہیں۔ ہر بزم کے تحت لاہور کے مختلف علاقوں میں بھرپور اجتماعات ہوئے۔۔۔ ناظم اعلیٰ نے قرآن اکیڈمی میں انجمن کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کے تناسب سے جگہ کی کمی کا ذکر کیا۔(ایک صاحب خیر

© rasailojaraid.com

کی طرف سے جامع القرآن کی توسیع یعنی بیسمنٹ کی تعمیر کی مد میں مبلغ دس لاکھ روپے کا عطیہ بھی موصول ہو چکا ہے' ماڈل ٹاؤن سوسائٹی سے NOC حاصل کر لیا گیا ہے اور تعمیر کا آغاز کر دیا گیا ہے جو ان شاء اللہ چار / پانچ ماہ میں مکمل ہو جائے گی۔)

آخر میں جناب ناظم اعلیٰ نے اس امر کی جانب اشارہ فرمایا کہ اب الحمد للہ انتظامی لحاظ سے مرکزی انجمن ایک مستحکم ادارہ کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ سال ۹۴ء میں صدر مؤسس اور ناظم اعلیٰ کی ملک سے اڑھائی ماہ کی غیر حاضری کے باوجود انجمن کی جملہ سرگرمیاں بحسن و خوبی جاری رہیں۔ محترم شیخ محمد عقیل صاحب نے قائم مقام صدر اور ڈاکٹر عارف رشید صاحب نے قائم مقام ناظم اعلیٰ کے طور پر اپنی ذمہ داریوں کو بہت عمدگی سے ادا کیا۔

اس کے بعد مرکزی انجمن کے ناظم مالیات شیخ محمد عقیل صاحب نے مرکزی انجمن کے ۹۴ء کے سالانہ حساب کتاب کی سمری پیش کی۔ ناظم مالیات نے انجمن کے قیام کے ابتدائی دور کا حوالہ دیتے ہوئے ۴ نومبر ۷۲ء تا ۳۱ دسمبر ۷۳ء کے چودہ مہینوں کے مالیاتی اعداد و شمار کا سال ۹۴ء کے اعداد و شمار سے تقابل فرمایا۔ موصوف نے فرمایا کہ انجمن کا آغاز ایک لاکھ روپے کے سرمائے سے ہوا تھا لیکن آج ۹۴ء کے حساب و کتاب کے مطابق اس کے اثاثہ جات کی مالیت صرف book value کے اعتبار سے دو کروڑ اکیس لاکھ روپے سے تجاوز کر چکی ہے۔ اور اگر مارکیٹ value کے مطابق دیکھا جائے تو یہ مالیت پانچ کروڑ سے کسی صورت میں کم نہیں ہے۔ آخر میں انہوں نے شرکائے اجلاس کی توجہ جامع القرآن کی توسیع کی طرف دلائی جس کی تعمیر کے اخراجات کا اندازہ اٹھارہ انیس لاکھ کا ہے' اور استدعا کی کہ اس کار خیر میں ہر شخص خود بھی شریک ہو اور احباب سے بھی اس کے لئے فنڈ زکی کوشش کرے۔

اس کے بعد منسلک انجمنوں میں سے انجمن خدام القرآن سرحد پشاور کے صدر جناب ڈاکٹر محمد اقبال صافی نے اور انجمن خدام القرآن فیصل آباد کے صدر ملک محمد اسلم صاحب نے اپنی اپنی انجمن کی سال بھر کی کارگزاری کا خلاصہ تحریری صورت میں پیش کیا۔ دیگر منسلک انجمنوں کے نمائندے سالانہ اجلاس میں شریک نہیں ہو سکے۔

اگرچہ اجلاس کے پروگرام کے لئے جو ایجنڈا طبع کیا گیا تھا اس میں جناب صدر مؤسس کا کوئی خصوصی خطاب قرآن آڈیٹوریم میں طے نہیں تھا' بلکہ جامع القرآن قرآن اکیڈمی کے

خطاب جمعہ ہی کو اس موقع پر صدر مؤسس کے خطاب خصوصی کا درجہ دیا گیا تھا' تاہم چونکہ ابھی کچھ وقت باقی تھا لہٰذا جناب صدر مؤسس نے بہت ہی اختصار کے ساتھ چند باتیں اور اپنے کچھ تأثرات حاضرین مجلس کے سامنے رکھے۔

صدر مؤسس نے فرمایا کہ آج کا یہ اجلاس عام اراکین انجمن کی حاضری کے اعتبار سے غیر معمولی طور پر کامیاب اجلاس ہے۔ اس میں انجمن کے ناظم اعلیٰ سراج الحق سید صاحب کے علاوہ بزم ہائے خدام القرآن کے ناظم جناب ڈاکٹر نسیم الدین خواجہ صاحب اور برادر محترم قمر سعید قریشی صاحب کی مساعی کو خصوصی دخل حاصل ہے۔

صدر مؤسس نے فرمایا کہ ان کے حالیہ دورۂ امریکہ کے دوران وہاں لاس اینجلس میں مقیم انجمن کے مؤسسین میں سے ایک رکن نے یہ شکوہ کیا ہے کہ جناب نصیر احمد ورک صاحب جو انجمن کے مؤسسین میں سے تھے اور جن کا کچھ عرصہ پہلے ہی انتقال ہوا ہے' کے سانحہ ارتحال کی خبر "حکمت قرآن" میں شائع کی جانی چاہیے تھی۔ صدر مؤسس نے فرمایا کہ میں نے ان سے بھی معذرت کی تھی اور آپ تمام اراکین انجمن سے بھی معذرت کرتا ہوں کہ اس ضمن میں ہم سے کوتاہی ہوئی ہے' تاہم ان کے انتقال کا تذکرہ مارچ ۹۵ء کے ماہنامہ میثاق میں کر دیا گیا تھا۔

انہوں نے مزید فرمایا کہ انجمن کے بیس مؤسسین میں سے چار حضرات تو ہمیں داغ مفارقت دے چکے ہیں' بقیہ ۱۶ مؤسسین میں سے بحمد اللہ آج تیئیس (۲۳) برس گزر جانے کے باوجود' دس حضرات ایسے ہیں جن کا مرکزی انجمن کے ساتھ نہ صرف یہ کہ مسلسل رابطہ برقرار ہے بلکہ ان کا زر تعاون بھی آج کی تاریخ تک ہمیں باقاعدہ موصول ہو رہا ہے۔ صدر مؤسس نے اس بات کو انجمن کی ایک بڑی کامیابی قرار دیا۔۔۔۔ آخر میں جناب نصیر احمد ورک صاحب کے لئے اجتماعی دعائے مغفرت کے ساتھ اجلاس کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔

جامع القرآن' قرآن اکیڈمی میں صدر موسس کا خطاب جمعہ جو انجمن کے سالانہ اجلاس عام ہی کا ایک حصہ تھا' ٹھیک 12:30 پر شروع ہوا۔ خطاب کا عنوان "استحکام پاکستان اور جہاد بالقرآن" تھا۔ صدر مؤسس نے امت مسلمہ کی موجودہ حالت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ عزت اور وقار نام کی شے آج امت مسلمہ سے چھن چکی ہے۔ سعودی عرب امریکہ کے

© rasailojaraid.com

گھڑے کی مچھلی بن چکا ہے اور پاکستان بھی اسی سمت میں آگے بڑھ رہا ہے۔ امت مسلمہ کو اپنی کھوئی ہوئی عزت و وقار اور ساکھ حاصل کرنے کے لئے قرآن کی شمع کو ہاتھ میں لینا ہوگا۔

پاکستان کے استحکام کے تقاضوں کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے یاد دلایا کہ اپنی کتاب "استحکام پاکستان" میں وہ اپنے اس تجزیئے کو پوری وضاحت سے تحریر کر چکے ہیں کہ "اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر۔ خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمیؐ" کے مصداق پاکستان کا یہ منفرد معاملہ ہے کہ اس کے استحکام اور بقا کے لئے بنیاد صرف اور صرف اسلام ہے۔ کوئی نسلی یا لسانی نیشنلزم اس کے استحکام کی بنیاد اس لئے نہیں بن سکتا کہ یہاں مختلف النوع نسلیں آباد ہیں اور متعدد زبانیں بولنے والے یہاں بستے ہیں اور وطنی نیشنلزم کو اس کی بنیاد اس لئے نہیں بنایا جا سکتا کہ دو قومی نظریئے کی نفی پر یہ ملک قائم ہوا تھا۔ لہٰذا وطنی قومیت کا تصور اس کی جڑیں کھوکھلی تو کر سکتا ہے اسے استحکام نہیں بخش سکتا۔۔۔ لیکن اب ہمارے ملک میں صرف نعرے والا اسلام بھی کفایت نہیں کرے گا بلکہ حقیقی اسلام اور صحیح معنوں میں دین حق کا نفاذ ہی اب مؤثر ثابت ہوگا۔ یہ کام ایک انقلابی جدوجہد کے بغیر سرانجام نہیں دیا جا سکتا اور اس جدوجہد کے پہلے مرحلے کا عنوان ہے "جہاد بالقرآن"۔ صدر مؤسس نے جہاد بالقرآن کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے نزدیک ہماری دینی، ملی، قومی اور معاشرتی زندگی میں اس وقت پانچ محاذ ایسے ہیں جو جہاد بالقرآن کے شدید طور پر متقاضی ہیں۔۔۔(۱) جاہلیتِ قدیمہ یعنی مشرکانہ اوہام اور شفاعتِ باطلہ کا تصور (۲) جاہلیتِ جدیدہ یعنی الحاد و مادہ پرستی (۳) بے یقینی (۴) نفس پرستی اور شیطانی ترغیبات (۵) فرقہ واریت۔ (جناب صدر مؤسس نے اپنی مختصر تالیف "جہاد بالقرآن" کا حوالہ بھی دیا اور حاضرین سے اس خواہش کا اظہار بھی کیا کہ وہ اس کتابچے کا ضرور مطالعہ کریں۔)

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔